السلام علیکم

پرندوں کا کاروبار کرنا (جس میں اُن کی افزائش، خرید و فروخت شامل ہے) شرعی اعتبار سے جائز ہے کہ نہیں مہربانی فرما کر رہنمائی فرمائیں
جن پرندوں کی افزائش اور خرید و فروخت کی جاتی ہے۔ اُن میں طوطے، چڑیاں، کبوتر، تیتر اور مختلف پرندے شامل ہیں۔

برائے مہربانی اپنی دی گئی رہنمائی تحریری طور پر عنایت فرمائیں۔ جس کے لیے ہم آپ کے بہت شکر گزار ہوں گے
اللہ پاک سب مسلمان مومنین کی بخشش فرمائے۔ آمین۔

شیق احمد
مکان نمبر M/367 کورنگی 4/1
[illegible] 0341-2154596
زمان ٹاؤن کراچی

دار الافتاء
فتوی نمبر 19/1526
مورخہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملهم الصواب

طوطے، مینا، چڑیاں، کبوتر، تیتر اور دیگر پرندے گھر میں پالنا درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

(۱) اس کے پالنے میں کسی دوسرے کو تکلیف نہ ہو، نیز گھر کے دیگر افراد کے لئے بھی باعثِ تکلیف و اذیت نہ ہو۔

(۲) اس کے ذریعے دوسروں کے مملوک پرندوں کو پکڑنا مقصود نہ ہو۔

(۳) اس کی خوراک گرمی سردی کا مناسب بندوبست کیا جاتا ہو۔

(۴) اسکو جہاں رکھا جائے (یعنی اسکے رہنے کی جگہ، پنجرہ وغیرہ) وہ اس قدر تنگ نہ ہو کہ اسکو اذیت ہو بلکہ اتنا بڑا اور کشادہ ہو کہ اسے اس میں حرکت کرنے، چلنے پھرنے، کھانے پینے میں تنگی اور تکلیف نہ ہو۔ (ماخذہ تبویب: ۲۲٤/۸۷)

اگر مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے کوئی شخص پرندہ پالے تو پالنے کی گنجائش ہے، لیکن اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو اس صورت میں پرندہ پالنے والا اس سے گناہگار ہوگا۔ پالتو پرندوں کی خرید وفروخت بھی فی نفسہ جائز ہے، بشرطیکہ مالک خریدار کے حوالہ کرنے پر بھی قادر ہو۔

فی الدر المختار ۶/ ۴۰۱

(يكره إمساك الحمامات) ولو في برجها (إن كان يضر بالناس) بنظر أو جلب والاحتياط أن يتصدق بها ثم يشتريها أو توهب له مجتبى (فإن كان يطيرها فوق السطح مطلعا على عورات المسلمين ويكسر زجاجات الناس برميه تلك الحمامات عزر ومنع أشد المنع فإن لم يمتنع بذلك ذبحها) أي الحمامات (المحتسب) وصرح في الوهبانية بوجوب التعزيز وذبح الحمامات ولم يقيده بما مر ولعله اعتمد عادتم وأما للاستئناس فمباح كشراء عصافير ليعتقها إن قال من أخذها فهي له ولا تخرج عن ملكه بإعتاقه وقيل يكره لأنه تضييع المال جامع الفتاوى

دار الافتاء

فی الفتاوی الهندية ۲/ ۲۹۴

حمام بري دخل دار رجل ففرخ فيها فجاء آخر وأخذه فإن كان صاحب الدار رد الباب وسد الكوة فهو لصاحب الدار وإن لم يفعل صاحب الدار ذلك فهو لمن أخذه ولو كان له حمام فجاء حمام آخر ففرخ فلصاحب الأنثى فرخها يكره إمساك الحمامات إن كان يضر بالناس ومن اتخذ برج الحمام في قرية ينبغي أن يحفظها ويعلفها ولا يتركها بغير علف حتى لا يتضرر بها الناس فإن اختلط بها حمام أهلي لغيره لا ينبغي له أن يأخذه وإن أخذه يطلب صاحبه فإن لم يأخذه وفرخ عنده فإن كانت الأم غريبة لا يتعرض لفرخه فإنه لغيره وإن كانت الأم لصاحب البرج والغريب ذكرا فالفرخ له لأن الفرخ والبيض لصاحب الأم فإن لم يعلم أن في برجه غريبا لا شيء عليه كذا في خزانة المفتين من أخذ بازيا أو شبهه في سواد أو مصر وفي رجليه تبر وجلاجل وهو يعرف أنه أهلي فعليه أن يعرف ليرده على أهله ——————— واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۱ شعبان ۱۴۳۴ھ بمطابق یکم جولائی ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۲۳/۹/۱۴۳۴ھ

00C77